کسی کو بطور آزمائش اپنی کوئی رحمت عنایت فرمائے تو بندے کو چاہیے اس پر نازاں نہ ہو جائے اور ہمچو دیگرے نیست ۔ کا تصور نہ کرے کیونکہ یہ چیز چند روزہ ہے ۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا دہشت سے لرز گیا فرماتے ہیں گھبراؤ نہیں میں کوئی بادشاہ نہیں میرے ماتحت کوئی فوج نہیں ہیں تو قریش کی ایسی عورت کا فرزند ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی یہ تھی امت کے لئے تعلیم ۔ صلح حدیبیہ کے میدان میں آپ صبح کی نماز پڑھ رہے ہیں کوہ تنعیم سے ستر آدمی اترے عین نماز کی حالت میں قصد کرتے ہیں کہ حملہ کردیں اللہ کے رسول کو بذریعہ وحی معلوم ہو جاتا ہے سب کو پکڑوا منگواتے ہیں مگر معلم اخلاق کی ذرا کشادہ دلی دیکھو بلا سزا اور بغیر تردد کے درگذر فرماتے ہیں ناظرین کیا دنیا کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتی ہے جس میں عفو و درگذر کا اتنا بڑا جوہر موجود ہو ۔ غور کرو امت کے لئے یہ کتنی بڑی تعلیم دی آپ نے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ان اللہ یحب المحسنین کو عملی جامہ پہنا کر تمام دنیا کو اخلاق کی بہترین تعلیم دی ایسے واقعات آپ کو بہت ملیں گے جن میں آپ نے امت کو عفو و درگذری کی تعلیم دی ہو ۔ چنانچہ فتح مکہ کے دن دشمنان اسلام تمام موجود تھے اور وہ سرکش ۔ جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت جان و مال سے کی تھی جنھوں نے اللہ کے نبی کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی جنھوں نے مدینہ پر متواتر حملے کئے تھے ۔ سب ساکت نتیجہ کے منتظر کھڑے ہیں ہر ایک جدید و قدیم قانون کی رو سے قتل عام تھا آپ سب کچھ کرنے پر قادر تھے عقلاً بھی ظلم نہ تھا مگر علی الاعلان فرماتے ہیں ۔ لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لنا ولکم ۔ مسلمانو آؤ غور کریں ہم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو کہاں تک مد نظر رکھا ہم نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کا دامن کہاں تک تھاما ۔ آہ ! افسوس ہم میں وہ جوہر ہی نہیں رہا ۔ ہم دنیاوی غرور اور ذہنی خرابیوں میں مبتلا ہو کر اپنے عربی اخلاق بھول گئے ۔ کاش اب بھی ہم اس کی حقیقت سمجھیں اور اپنا بھولا ہوا سبق یاد کرتے ہوئے پھر اخلاقی زیور سے دنیا کی آنکھوں میں چکا چوند پیدا کر دیں ۔

قیامت کا ہولناک منظر

(از مولوی محمد ادریس آزاد ۔ اعلوی اعظمی متعلم دار الحدیث رحمانیہ)

دنیا میں اول آفرینش سے یہ دستور چلا آتا ہے کہ مختلف زمانوں میں انسانی اصلاح و ہدایت کے لئے ہمیشہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لاکر اصلاح و ہدایت فرماتے رہے اور ہر ممکن طریقے سے دعوت پھیلاتے رہے ساتھ ہی ان لوگوں کو جو ان کے احکام کی تعمیل سے الگ اپنے نفس کی خواہشات میں ملوث نظر آتے تھے عذاب خداوندی سے ڈراتے رہے مگر ان کے نزدیک ان کی تحذیر ایک قسم کی ہنسی اور مذاق سے زیادہ وقعت نہ رکھتی تھی ۔ جب ان کی شرارت میں اضافہ ہو جاتا اور انھیں دعوتِ ہدایت کی طرف کسی طرح توجہ نہ ہوتی تو خداوند تعالیٰ ان پر مختلف صورتوں میں اپنے عذاب نازل کرتا اور انھیں اخروی عذاب کے علاوہ دنیا ہی میں اس کی ایک خفیف نظیر سے دوچار ہونا پڑتا ۔ اگر ہم ایسے واقعات کی طرف اپنی توجہ مبذول کریں تو ہمارے

سامنے حضرت نوحؑ حضرت لوطؑ اور ہودؑ علیہم السلام وغیرہم کی امم کی بربادی کا ایک بھیانک منظر آموجود ہوتا ہے اگرچہ خداوند تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان لوگوں پر جو آپ کی دعوت پر عمل کرنے کے منکر تھے کوئی عذاب اگلے لوگوں کی طرح نہیں نازل کیا مگر تاہم انھیں اخروی عذاب سے موقع بموقع ڈراتا رہا مگر افسوس کہ وہ لوگ باوجود اس ڈرانے کے اس سے غافل رہے اور اسی طرح کفر و شرک کی حالت میں اپنے زندگی کا دور ختم کردیا خدائے تعالیٰ نے ان کی جزا اور سزا کیلئے جو دن مقرر کیا ہے اُسے یوم قیامت کہا جاتا ہے اس دن اُن کی جو حالت ہوگی اور انھیں جس طرح کے عذاب سے دوچار ہونا پڑیگا۔ آج میں قارئین محدث کے سامنے اس کے مختصر احوال پیش کرتا ہوں۔ جسدن قیامت قائم ہوگی اور لوگوں کو خداوند تعالیٰ کے سامنے ان کے اعمال حسنہ اور سیئہ پیش کئے جانے کیلئے دوبارہ زندہ کیا جائیگا اسوقت لوگوں کی کیفیت کا ایک منظر اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے یوم ترونها تذهل كل مرضعة عما ارضعت وتضع كل ذات حمل حملها و ترى الناس سكرى وما هم بسكرى ولكن عذاب الله شديد ٭ اگر ہم قرآنی آیت کے اس چھوٹے سے ٹکڑے پر غور کریں تو روز روشن کی طرح واضح ہوجائیگا کہ واقعی وہ کیسا ہولناک دن ہوگا۔ جس کے خوف اور ہیبت کی وجہ سے مائیں اپنے دودھ پلانے والے بچوں کو بھول جائیں گی اور اس دن کے مصائب اور آلام کو دیکھکر ہر حاملہ اپنے حمل کو گرادیگی۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کے قہر کو دیکھکر دہشت کی وجہ سے نشہ کی حالت میں معلوم ہوں گے مگر فی الحقیقت وہ نشہ کی حالت میں نہ ہونگے بلکہ خداوندی عذاب کی شدت کی وجہ سے ان کی حالت اس طرح ہوجائیگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب نہایت سخت عذاب ہوگا۔

(اللهم احفظنا) اللہ اکبر اس دن لوگوں کی حالت کسقدر المناک ہوگی اور کسقدر دردناک عذابوں سے انسان اضعف البیان کو مقابلہ کرنا پڑیگا کہ ماں جیسی شفیق اور مہربان ذات جو اپنے لاڈلے بچے کے آرام پر اپنی راحت وقف کردیتی ہے جو بچہ پر ہر حالت میں اپنی جان قربان کرنے کیلئے تیار رہتی ہے جو بچے کی تکلیف کو اپنی تکلیف سے بدرجہا زیادہ محسوس کرتی ہے اس دن خدائے قہار کو دیکھکر اپنے اس بچے تک کو جس کے لئے اس نے اپنی جان کو جان نہ سمجھا تھا۔ جس کی خوشنودی سے وہ نہایت مسرور ہوتی تھی اور جس کے تکلیف سے حد درجہ مغموم۔ بھول جائیگی اور اس ننھی ہستی کا خیال مہربان ماں کے دماغ سے حرف غلط کی طرح مٹ جائیگا۔ اور وہ حاملہ عورتیں جو ابھی اپنے حمل کے ایام کو پورا نہیں کرچکیں قبل از وقت اس نازک اور جانکاہ منظر کو دیکھکر اپنے حمل کو ساقط کردینگی۔ انسان خوف اور بیم کی وجہ سے اس نظارے کی تاب نہ لاکر ان لوگوں کی طرح ہوجائیگا جو نشہ کی چیزوں کے استعمال کرنے کی وجہ سے اپنے ہوش وحواس کھوکر مدہوش ومخمور بن جاتے ہیں مگر یہ لوگ فی الحقیقت کسی نشہ وغیرہ کے استعمال کرنے والوں کی طرح مدہوش نہیں ہونگے بلکہ ان پر عذاب خداوندی اور قیامت کا سین دیکھکر خوف طاری ہوجائیگا۔ جس کی وجہ سے ان لوگوں کی حالت میں نمایاں فرق معلوم ہوگا۔ جس دن اللہ تعالیٰ انسانوں کو انکے اچھے اور برے عملوں کی جزا کے لئے دوبارہ پیدا کرے گا اس دن کی حالت احاطۂ تحریر سے باہر ہے فرماتا ہے یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین یعنی قیامت کا دن ایسا ہوگا کہ اس دن اللہ تعالیٰ آسمان کو دفتر کی طرح لپیٹ لیگا اور پھر مخلوق کو اسی طرح پیدا کرے گا جس طرح پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا یہ دوبارہ پیدا کرنا اس کے لئے ضروری ہے کیونکہ فرماتا ہے اس کے کرنے کا ہم پر وعدہ ہے اور

ہم اسے ضرور کریں گے یعنی آسمان کو لپیٹ لیگا اور فرمائیگا کہاں ہیں آج دنیا کے بادشاہ اور متکبر پھر خداوند تعالیٰ خود ہی فرمائے گا۔ انا الملک ۔ یعنی میں ہی بادشاہ ہوں پھر صور پھونکا جائے گا اس وقت لوگوں کی جو حالت ہوگی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اسکو کس وضاحت سے بیان کیا ہے فرماتا ہے فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون ۔ یعنے جب صور پھونکا جائیگا اس دن لوگوں کے رشتے نہ ہوں گے اور لوگ ایک دوسرے سے سوال نہ کریں گے واقعی اس مختصری آیت میں ہماری پریشانی کا فوٹو جس خوبی سے کھینچا گیا ہے ہمیں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسقدر اضطراب انگیز وقت ہوگا جسمیں بڑے سے بڑا رشتہ دار ایک دوسرے کے کام نہ آئے گا اور ہر ایک شخص اپنی حالت میں اسقدر پریشان ہوگا کہ دوسرے کی حالت تک بھی نہ پوچھے گا۔ باپ اگرچہ دنیا میں بیٹے کو اپنی جان سے زیادہ عزیز جانتا ہے مگر اس دن فلا انساب بینھم کی روسے اسے اپنے پیارے لڑکے کی کچھ خبر نہ ہوگی بیٹا بھی اپنے والدین کی معرفت سے ناآشنا ہوگا غرضیکہ کسی بڑے سے بڑے دوست کو اس دن اپنے حبیب سے شناسائی نہیں ہوگی ہر شخص نفسی نفسی اور پریشانی کے عالم میں حیران و سرگردان نظر آئے گا۔ اس پریشانی کے بعد اعمال حسنہ اور سیئہ کا موازنہ ہوگا جسے اس آیت میں بیان کیا گیا۔ فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسھم فی جھنم خالدون ۔ تلفح وجوھھم النار وھم فیھا کالحون ۔ یعنی جن لوگوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ لوگ کامیاب ہوں گے اور جن لوگوں کا پلہ ہلکا ہوگا یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنا نقصان کیا یہ لوگ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے مونہوں کو آگ جھلس دے گی اور وہ لوگ اس میں منہ بگاڑے ہونگے اس آیت کریمہ میں مومنوں کو فلاح کی خوشخبری دی گئی ہے اور دوسری آیت میں انھیں عیش دائمی کی بشارت سے خوش کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا گیا۔ واما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیہ یعنی جن کے اعمال حسنہ زیادہ ہوں گے۔ وہ پسندیدہ راحت آرام اور عیش میں رہیں گے مگر وہ لوگ جن کے اعمال بد ان کے اچھے اعمال سے زیادہ ہوں گے انھیں سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اسی کے ساتھ ان کی سزا بھی صاف بتلادی گئی کہ وہ لوگ ایسی جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے جس کے اندر مختلف قسم کے عذاب تیار کئے گئے ہیں جو گوناگوں مصیبتوں اور طرح طرح کی تکلیفوں سے لبریز ہے۔ وہ اس میں پڑ کر آگ کے ناخوشگوار اور حیرت انگیز مادے کو پائیں گے جو نہ صرف ان کے منہ کو جھلسا دے گی بلکہ انھیں حد درجہ سوزش پہنچائے گی۔ پھر ان کو طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں گی۔ جن کی کماحقہ صورت انسانی دنیا میں ہرگز نہیں دیکھ سکتا اور جن کو پوری طرح بیان بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اللھم انا نعوذ بک من النار۔ (باقی آئندہ)

اسلام اور آلائشِ دنیا

(از مولوی عبدالحلیم پرتاب گڈھی معلم جماعت ثالثہ دارالحدیث رحمانیہ)

جب روئے عالم پر بدعات و بربریت کا دور دورہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر اس کو جڑ سے اُکھیڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ